سوال

ونے (32) معنی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہ تفسیر سلف صالحین سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اپنے عرش پر مستوی ہونے کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے عرش پر اس طرح ہے، جیسے اس کے جلال کے شایان شان ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ٰ کے اپنے عرش پر استواء کی یہ تفسیر کہ وہ اپنے عرش پر اس طرح مستوی ہے جیسے اس کے جلال کے شایان شان ہے، دراصل سلف صالحین کی تفسیر ہے۔ امام المفسرین ابن جریر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ استواء کے معنی علو وارتفاع کے بھی ہیں جیسے کوئی کہتا ہے: ''اسْتَوَى فُلَانٌ عَلَى سَرِيرِهِ'' (فلاں اپنے تخت پر مستوی ہوا)

مطلق اور غیر مقید استعمال ہو تو اس کے معنی کمال کے ہوتے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ'' ''اور جب موسیٰ جوانی کو پہنچے اور (عقل وشعور میں) کامل ہو گئے۔''

او کے ساتھ مل کر استعمال ہو تو یہ برابری کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: ''اسْتَوَى الْمَاءُ وَالْخَشَبَةُ'' ''پانی اور لکڑی برابر ہو گئے۔''

لیٰ کے صلہ کے ساتھ مل کر استعمال ہو تو یہ قصد وارادہ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ'' ''پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا۔''

لیٰ کے صلہ ساتھ مل کر استعمال ہو تو یہ علو وارتفاع کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ'' ''رحمٰن نے عرش پر قرار پکڑا۔''

کا یہ مذہب بھی ہے کہ استواء کا لفظ إلیٰ اور علیٰ دونوں کے ساتھ استعمال ہونے کی صورت میں ارتفاع وعلو کے معنی میں ہوتا ہے، جیسا کہ بعض کا مذہب یہ ہے کہ علیٰ کے ساتھ استعمال کی صورت میں یہ صعود اور استقرار کے معنی میں ہوتا ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے ارشاد باری تعالیٰ: ''الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ'' کی تفسیر میں خارجہ بن مصعب

نے کہا ہے کہ استواء دراصل بیٹھنے ہی کو کہتے ہیں۔ بیٹھنے کا ذکر اس حدیث میں بھی وارد ہوا ہے، جسے امام احمد نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کیا ہے۔

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ارکان اسلام]

عقائد کے مسائل: صفحہ 84

[محدث فتویٰ]